اللھم عافنا من جمیع البلیات

انفلوئنزا کی تحقیق

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ سابع خلد اللہ ملکہ کی اتم فراست کا ایک ثبوت

یونانی و ڈاکٹری کا امتحان

مولفہ

بندۂ ناچیز خادم الحکما حکیم بشیر احمد بن حکیم محمد یوسف صاحب مرحوم (اٹاوی)

سنہ ۱۳۲۸ ف

مطبع اختر دکن واقع افضل گنج حیدرآباد دکن میں چھپا

۷۸۶

انفلوئنزا کی تحقیق

کچھ عرصہ سے ڈاکٹری کو یونانی پر بعض حصہ ملک میں ترجیح دیئے جانے کا سبب ظاہرداری کے سوائے اور کچھ نہیں معلوم ہوتا کیونکہ ڈاکٹری نے اپنے لوازمات کو زمانہ کے موافق بنا رکھا ہے اور یونانی نے ہمیشہ کی طرح کام سے کام رکھا ہے اور ظاہری اسباب کی طرف ایسے وقت پر بھی توجہ نہیں کی پس جو لوگ کام سے کام رکھنے والے ہیں وہ برابر اس کی قدر کرتے چلے آرہے ہیں مگر جو لوگ جوہر اور عرض کو ایک ہی سمجھتے ہیں وہ لوازمات ڈاکٹری کو بھی اسی کا جزو سمجھتے ہیں اور اسکو یونانی پر ترجیح دیتے ہیں۔

مگر اصل بات یہ ہے کہ کسی کو بیکار نہیں کہا جاسکتا یہ اور چیز ہے اور وہ اور ہے کچھ کام کی باتیں اس میں ہیں تو اُس میں بھی موجود ہیں خذ ما صفا دع ما کدر (اچھے کو لو برے کو چھوڑ دو) اسی بہترین اصول پر ہمارے شاہنشاہ کشور دکن خلداللہ ملکہ وسلطنتہٗ نے ہر دو طبوں کو اپنی خدمت کی اجازت دے رکھی ہے لیکن یہ بات ہم دوسرے والیان ملک میں نہیں دیکھتے ہیں بلکہ یورپ کا تو ایک ادنیٰ متنفس اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ دیسی

علاج کرائے یہ بات مسلم ہے کہ جسکو دیسی علاج کا ذاتی تجربہ ہو
اس کا ڈاکٹری کو دیسی علاج پر ترجیح دینا اور نہ دینا برابر ہے۔
انفلوئنزا کے نازک موقع پر اعلیحضرت بقراط حکمت کے ائم
فراست کا دنیا کو قائل ہونا پڑا جبکہ یونانی طبیب عام طور پر ڈاکٹروں سے
سبقت لے گئے اور دنیا نے معلوم کر لیا کہ ڈاکٹری علاج یونانی
علاج کے مقابل کوئی حقیقت نہیں رکھتا خواہ یونانیوں کو یہ بات
اس وجہ سے حاصل ہوئی ہو کہ یہ مرض ان کے نزدیک کوئی نیا مرض
نہ تھا جسکا تذکرہ انکی کتابوں میں نہ تھا خواہ اس وجہ سے کہ طب یونانی کے
قواعد اور قانون ایسے ہیں کہ وہ ہر نئے مرض کا بھی علاج بخوبی
کر سکتے ہیں حقیقی بات یہ ہے کہ یونانیوں کو یہ ہر دو باتیں حاصل
ہیں اور بیشک یونانی طب کو اپنے بہترین قواعد کی بنا پر ہمیشہ دیگر
طبوں پر تفوق رہیگا - اب جو اہل عقل ہیں وہ اعلیحضرت کی تتبع
کریں گے اور دیسی علاج سے بھی کام لیا کریں گے۔

آج کل جو یہ مرض پھیلا ہوا ہے جسکو عام طور پر انفلوئنزا کہا
جا رہا ہے جسکا ترجمہ (نزلہ) ہے چونکہ ہندوستان میں آنے سے
پہلے حال میں اور جگہ بھی یہ مرض ہو چکا ہے جسکی خبر ڈاکٹروں
کو تھی اور جو عوارضات کہ اس مرض کے متعلق ہوتے ہیں اسکی
کیفیت بھی انکو معلوم تھی اسلئے ہندوستان میں اس کے ورود
کے ساتھ ہی اُن کی طرف سے ایک آواز انفلوئنزا ! انفلوئنزا !

کی بلند ہوئی اور یونانیوں کے کان تک بخوبی پھونچی چونکہ مرض یکایک ابر کی طرح پھیل اُٹھا اسلئے اطبا کو اسکے متعلق غور و خوض کا موقع ہی نہ ملا اور وہ اُس کا مرکب علاج کرتے رہے یعنی جو جو عوارضات کہ لاحق ہوتے گئے اسکے لئے ایک جدا دوا تجویز کرتے رہے اور اس طرح گو مرض کی تشخیص نہ ہو سکی مگر ہزاروں کی جانیں بچ گئیں اس خاکسار کے پاس اس قسم کے مریض آتے ہی "حمیٰ وبائی" تجویز کی گئی اور سب سے پہلا مریض میرے پاس عید الضحیٰ کے دو تین روز بعد رجوع ہوا تھا جو یہاں سے وسط ہند جاکر آیا تھا ایسے وقت پر وہ میرے پاس رجوع ہوا تھا کہ مرنے کے دو چار گھنٹے باقی رہ گئے تھے اس کے بعد گاہے گاہے ایک دو مریض آتے رہے۔

میں عرصہ تک مریضان انفلوئنزا کا منتظر رہا آخر کار معلوم ہوا کہ اسی تپ کو انفلوئنزا کہا جا رہا ہے جو خاکسار کی تشخیص میں حمیٰ وبائی قرار پایا ہے۔

چونکہ ایسے مریضوں کی تنفس پر اکثر غیر طبعی اثر پڑتا ہے اور بیشتر مریض ناک اور حلق میں جلن اور خراش کی شکایت ابتداء میں بیان کرتے ہیں اسلئے نزلہ کا شبہ ہونا حق ہے مگر یہ صرف شبہ ہی شبہ ہے تپ نزلی نہیں ہے اس کی علامات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تپ وبائی ہے اور وجہ سوزش اور خراش کی

جو ناک اور حلق کے اندر ابتدا میں محسوس ہوتی ہے - یہ ہے کہ سمی ہوا جو کہ تپ وبائی کا سبب ہے اُس کا مرور انہیں راستوں سے ہوتا ہے اسلئے ان مقامات پر سوزش اور جلن کا ہونا بعید از قیاس نہیں -

سانس کا غیر طبعی ہونا حمائی وبائی کے ایک علامات میں سے ہے جیسا کہ شیخ بو علی نے حمیات قانون میں بیان کیا ہے اور دیگر کتب میں بھی عام طور پر اس کی علامات بیاں کی گئی ہیں جو حسب ذیل ہیں -

علامات تپ وبائی

(۱) مریض کی سانس بحالت طبعی نہیں رہتی -

(ا) بعض کو جلد جلد آنے لگتی ہے

(ب) بعض کی سانس رُکنے لگتی ہے -

(ج) کسی کو اوپری سانس چلنے لگتی ہے

(د) کسی کی سانس میں بد بو پیدا ہو جاتی ہے

(۲) پسینہ بد بو دار آنے لگتا ہے

(۳) جسم چھونے سے زیادہ گرم نہیں معلوم ہوتا مگر مریض اندر گرمی کی زیادہ شکایت کرتا ہے اور بیقراری اور بےچینی بتاتا ہے

(۴) نبض صغیر اور متواتر ہوتی ہے

(۵) پیشاب اکثر سیاہی مائل ہوتا ہے یا مائی اور کبھی زرد بھی پایا جاتا ہے۔

(۶) رات کے وقت بخار میں بہ نسبت دن کے شدت ہوتی ہے

(۷) پاخانہ نرم اور کف دار گندہ بدرنگ آنے لگتا ہے

(۸) بعض کی طحال بڑھ جاتی ہے

(۹) بعض کی حالت استسقا روالوں کی سی ہو جاتی ہے

(۱۰) متلی اور قے ازحد آنے لگتی ہے قے سے صفرا یا سودا خارج ہوتا ہے۔

(۱۱) بھوک بالکل معدوم ہو جاتی ہے

(۱۲) فم معدہ پر جانب قلب درد پایا جاتا ہے۔

(۱۳) خشک کھانسی ستانے لگتی ہے

(۱۴) پیاس کی شدت ہو جاتی ہے اور زبان خشک رہا کرتی ہے

(۱۵) مسوڑے اور منہ کا اندرونی حصہ متورم ہو جاتا ہے اور پک جاتا ہے

(۱۶) نیند نہیں آتی۔

(۱۷) اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں

(۱۸) قوت بالکل جاتی رہتی ہے اور غشی کی نوبت پہونچتی ہے

(۱۹) بعض کو سرخ پھنسیاں جسم پر نکل کر غائب ہو جاتی ہیں

(۲۰) بعض مریضوں میں گلٹی برآمد ہو جاتی ہے۔

(۲۱) تشنج (۲۲) کزاز یعنی گردن کا تشنج پیدا ہو جاتا ہے

(۲۳) سرسام بعضوں کو ہو جاتا ہے۔

(۲۴) متلی اور بعض کو قے صفراوی یا سوداوی بیحد ہوتی ہیں۔

(۲۵) برد اطراف (یعنی ہاتھ پیروں کا سرد ہو جانا) بھی ہو جاتا ہے۔

نوٹ - یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک ہی مریض میں جملہ علامات پائی جائیں۔ بلکہ بعض میں کچھ اور بعض میں تمام علامتیں بھی ہو سکتی ہیں۔

اب میں حمیات قانون سے شیخ کے قول کو نقل کرتا ہوں۔

العلامات هذه الحمى تكون هادية الظاهر مكربة الباطن فى الاكثر مهلكة يستشعر منها حرقة و اشتعال قوى يكون معه عظم النفس وعلوه و تواتره ويضيق كثيرا وينتن كثيرا وشدة عطش وجفوف لسان وقد تكون مع غثيان و سقوط شهوة ان لم يقا ومها بالاكل صبرا اهلكه ووجع فواد وعظم طحال، وكرب شديد وتململ وربما كان سعال يابس وسقوط قوة و اناقة على غشى و اختلاط عقل وتمددما دون الشراسيف ويكون به سهر واسترخاء البدن و فتور وربما عرض معها بثرا شقر واحمر وربما كان سريع الظهور سريع البطون ويحدث قلاع وقروح ويكون النبض فى الاكثر متواترا صغيرا وتشتد فى الاكثر ليلا وربما حدث بهم حالة كالاستسقاء و يختلف المرار وغيره و يكون برازه لينا سمجا غير طبيعى وربما كان سوداويا واكثره يكون زبديا منتنا وفيه شئ من جنس ما يذوب ويكون بوله مائيا مريا

سوداویا وکثیرا ما یتقیاء السوداء واما صفراء فاکثر من ذلك ویعرقون عرقا منتنا وهذه الحمی تبتدی مع الاعراض المذکورة طو نها ویؤدل امرة الی الغشی وبرد الاطراف ولترعش التشنج والکزاز وقد تکون من هذه الحمیات الوبائیة مالا یشعر فیها العلیل ولا الحاس القریب بکثیر حرارة ولا یتغیر النبض والماء کثیر تغیر ومع ذلك فانها تکون مهلکة بسرعة یدهش الاطباء فی امرها واکثر من ینقذ نفسه من هولاء ومن اولین یموت فان العفونة تکون قد استحکمت فی القلب۔

علاج

اول اسکو تین قسموں پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ اول۔ حفظ ما تقدم کے اُن تدابیر پر جو مرض شیوع ہونے کے پیشتر اختیار کی جاتی ہیں ہر خواہشمند صحت کو چاہیئے کہ جب وہ موجودہ موسم کو اسکی طبعی حالت پر نہ پائے تو سمجھ لے کہ اسکے بعد کی فصل پر امراض کی کثرت ہوگی مثلاً اگر موسم گرما میں بارش کثرت سے ہو اور رات دن ابر گھرا ہوا رہے اور ہوا جنوبی کثرت سے چلے یا ہوا کو غبار دار پاوے تو فوراً اپنے ملک کے رواج کے موافق فصد یا مسہل لیکر جسم کو اختلاط سے پاک صاف کرلے۔

گوشت۔ شیرنی۔ حمام طبی (غسل آب گرم) شراب میوے خام کا استعمال ترک کردیں۔ اگر گوشت کی زیادہ خواہش ہو تو تیتر۔ چوزہ مرغ۔ حلوان کا

گوشت استعمال مین لادین جو کہ ترشی کے ساتھ پکایا گیا ہو کثرت سے ترشی کا استعمال بھی مناسب نہین ہے محنت کا زیادہ کرنا بھی اچھا نہین ہے۔ ایسی چیزین جن سے قوت کم ہوتی ہو بالکل غیر مناسب ہین۔

دوم دوم۔ حفظ ماتقدم کی وہ تدبیر جو مرض کے شیوع ہونے کے زمانہ مین اختیار کیجائین اگر قبض ہو فوراً ایسی دوا کا استعمال کرین جس سے قبض رفع ہو۔ بلکہ ہر ہفتہ مین کوئی ملین دوا استعمال مین لاتے رہین۔ یاقوتی معتدل۔ دوا المسک معتدل۔ مفرح اعظم۔ خمیرہ مرجان۔ معجون راحت۔ کم مقدار مین کبھی کبھی کھاتے رہین۔ تریاق الذہب اس بارہ مین نہایت مجرب ثابت ہوا ہے۔

چونکہ وبا کے اسباب کبھی ارضی ہوتے ہین اور کبھی سماوی۔ بس اگر اسباب ارضی ہون گے تو زمین مین رہنے والے جانور زیادہ مرینگے۔ ایسی وبا مین صاف و پاک ہوا مین بالا خانون پہاڑون پر رہنا اختیار کیا جاوے اور اگر اسباب سماوی باعث ہوے ہونگے تو زمین کے اندر رہنے والے جانورون پر اثر اول نہ ہوگا ایسی صورت مین تہ خانون کے اندر رہنا جنگل اور بالا خانون کی ہوا سے بہتر ہے۔ لباس حتی الامکان گرم پہنا چاہیے۔ صبح سورج برآمد ہونے تک باہر نہ ہون اور اسی طرح سورج غروب ہوتے ہی مکانون کے اندر داخل ہو جانا مصلحت خیال کرین۔ وقت خواب ایک ماشہ سونٹھ سروتے سے ٹکڑے کیا ہوا گرم پانی مین دم دیکر پی لیا کرین۔ ایسے موسمون مین ایک سرد ہوا چلا کرتی ہے اور اوس کی روانی تیز نہین ہوتی جسم کو ناگوار محسوس ہوتی ہے اس سے حفاظت کرنا اشد ضرور ہے کیونکہ یہی باعث فساد ہے اگر اتفاق سے ایسی ہوا کچھ دیر جسم کو لگتی رہے تو فوراً خوب گرم کپڑا پہن لین اور تھوڑی سونٹھ یا چائے کا استعمال کرین۔ تدارک تجربہ

ایسے موسمون مین تمام جسم سر سے قدم تک پوشیدہ رکھنا اور ناک پر بھی دستی لگانا نہایت مفید ہے تاکہ بیرونی ہوا جسم کے اندر نہ لگنے پاوے اور نہ جسم کے اندر گھسنے پاوے۔ خوشبو کی چیزین مکان کے اندر رکھنا اور جلانا نہایت مفید ہے۔

ف۔ باقی مضمون ماہانہ رسالہ مین ملاحظہ فرمائین۔

اس مرض نے عامہ خلایق پر ایسا اثر ڈالا تھا کہ ان کی مالی اور جسمانی ہر دو حالتوں پر سخت اثر پڑا تھا۔ مگر ہمارے ظل اللہ کے دست کرم اور تدبر کے باعث ان ہر دو کا اسی سرعت کے ساتھ خاتمہ ہو گیا۔ جیسا کہ سرعت کے ساتھ اس کا شیوع ہوا تھا۔ خدا ہمارے شاہنشاہ دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کو ہمارے سروں پر بصحت و اقبال ہمیشہ قایم رکھے آمین۔

اعلان ضروری

یہ امر ظاہر ہے کہ بغیر تندرستی دنیا میں انسان کوئی کام انجام نہیں دے سکتا اور تندرستی بغیر معلومات قواعد طبی غیر ممکن ہے اور اسی عدم واقفیت کی وجہ سے اونی بدپرہیزی فساد عظیم کا باعث ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی دودھ اور مچھلی ساتھ ساتھ استعمال کر لے تو فساد خون کا باعث ہوتا ہے یا سخت محنت کے بعد سرد پانی پی لے تو شدید درد جگر یا کوئی اور اسی قسم کی بیماری پیدا ہونے کا خوف ہے۔ پس ہر طرح عوام الناس کو طبی معلومات کی ضرورت ہے جس کا سب سے بہتر اور آسان ذریعہ طبی اخبار کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ لہذا بغرض رفاہ عام اس گران بار کو خاکسار نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ "المعالج" کی قیمت سالانہ عوام سے (عہ/) اور معززین اصحاب سے (للعہ) اور گورنمنٹ سے (عنہ) ہوگی۔

المعلن

خادم الحکما بشیر احمد محلہ کٹلمنڈی حیدرآباد دکن

حاشیہ صفحہ ۸۔ روزانہ کے لیے گرم پانی کے غسل کو منع کیا گیا ہے نیم گرم یا خفیف گرم پانی سے کبھی کبھی غسل کرنے کی ممانعت نہیں ہے۔